Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | منگل ۴ ربیع الاول ۱۴۱۱ ھ ، ۲۵ تبوک ۱۳۶۹ ہش ، ۲۵ ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۶۸

نئی زندگی عطا کرنا

"آج جہاں ساری دنیا کے معاشرے انسانوں کو جانور بنانے پر تُلے ہوئے ہیں آپ نے ان جانوروں کو انسان بنانا ہے۔ مرتی ہوئی دنیا کو نئی زندگی عطا کرنی ہے۔ جس کے لئے اعلیٰ اخلاق اور لمبے عرصے کی قربانیوں کی ضرورت ہے"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۲ اگست ۱۹۹۰ء)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"آجکل مذاہب کی عجیب حالت ہے۔ گھر گھر ایک نیا مذہب بن رہا ہے اور تلاش کرنے والے کے واسطے ایک حیرت کا مقام ہو رہا ہے اور اس وقت طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ واقعی انسان کو نجات دینے والا سچا مذہب کون سا ہے؟ اس کا جواب ہر ایک شخص اپنے اپنے رنگ میں دے گا۔ لیکن اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ ہر ایک مذہب میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ اس کے معاملات کیسے ہیں۔ اس کی عظمت جبروت اور خوف کس قدر دل پر غالب ہے۔ انسان شر سے طبعًا نفرت کرتا ہے۔ اور جس چیز کے فوائد اور منافع مرکوز خاطر ہو جائیں۔ اس سے طبعًا محبت کرتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ انسان کو رات رہنا ہو اور اس جگہ سانپ ہو تو گوارا نہ کرے گا کہ وہاں رہے۔ یا کسی گاؤں میں طاعون ہو تو طبعًا اس بات سے نفرت کرے گا کہ اس میں داخل ہو۔ فائدہ مند چیز کی طرف رغبت کرتا ہے بُری چیز سے نفرت رکھتا ہے۔ پس جس شخص کے دل میں خدا تعالےٰ کی واقعی عظمت ہو جاوے اور اس کو منافع دینے والا یقین کر لے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں اپنی ہلاکت پر پورا ایمان قائم کر لے تو پھر باوجود اس نظارہ کے وہ کس طرح خدا تعالےٰ کی خلاف مرضی کر سکے گا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶۲)

"قبرستان میں ایک روحانیت ہوتی ہے اور صبح کا وقت زیارتِ قبور کیلئے ایک سُنّت ہے یہ ثواب کا کام ہے اور اس سے انسان کو اپنا مقام یاد آجاتا ہے۔ انسان اس دنیا میں مسافر ہے آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶۷)

محبّت الٰہی کے حصول کا آسان ذریعہ

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"محبت الٰہی کے حصول کے جتنے بھی ذرائع سوچے جا سکتے ہیں ان میں سب سے زیادہ آسان ذریعہ یہی ہے کہ کسی ایسے آدمی کی زبان میں خدا کا ذکر کیا جائے جس نے خدا سے سچی محبت کی ہو۔ چنانچہ اس پہلو سے جب ہم حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے ایسے ارشادات ملتے ہیں جن کو سن کر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور یہ وہ سچی محبت ہے جو عمل کو دعوت دیتی ہے۔ یہ کوئی فرضی محبت نہیں جس کے نتیجہ میں عمل پیدا نہ ہو۔ یہ ایسا مضمون ہے جو ان لوگوں کو بھی سمجھ آجاتا ہے جو صرف دنیا کی محبت پر غور کرتے ہیں۔ غالب کا یہ شعر اسی طرف اشارہ کرتا ہے ؎

ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا
بن گیا رقیب آخر جو تھا رازداں اپنا

یعنی مَیں نے محبت میں کسی کو اپنا رازداں بنایا تھا لیکن اس نہایت ہی حسین پری چہرہ کا ذکر ہو اور وہ بھی غالب کی زبان میں ہو تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ سننے والا بھی اس پر عاشق نہ ہو جائے۔ چنانچہ غالب کہتا ہے وہ جسے میں نے اپنا رازداں بنایا تھا وہی میرا رقیب بن گیا۔

یہ تو محض دنیا کی محبت کا ذکر ہے۔ جہاں تک محبت الٰہی کا تعلق ہے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے زیادہ اللہ کا عاشق تو دنیا میں کوئی سوچا ہی نہیں جا سکتا اور پھر خدا کی محبت کا ذکر بھی آپؐ کی زبانِ مبارک سے ہو جس کی فصاحت و بلاغت کا معیار قرآن کریم کے بعد سب سے بلند ہو تو اس سے لازمًا سننے والوں کے دل میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

خطبہ فرمودہ ۳ رجنوری ۱۹۸۹ء

درخواست دعا

○ محترمہ سیدہ صفیہ رمضان صاحبہ انجائنا کی مریض ہیں۔ آج کل ناٹنگھم انگلینڈ میں قیام پذیر ہیں۔ ۲ اکتوبر کو ان کا معائنہ ہے اور ضرورت پڑنے تو اپریشن ہونے کا امکان ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب لاہور چار ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ آج کل جسم پر آبلے نکل آنے کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ محترم حمید لائلپوری صاحب لندن میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ صحت بے حد کمزور ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

---

۳۰ ستمبر انکم ٹیکس ریٹرن بھجوانے کی آخری تاریخ

تنخواہ دار انکم ٹیکس دہندگان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۰ جون ۹۰ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے انکم ٹیکس ریٹرن معہ ثبوت ادائیگی انکم ٹیکس اپنے اپنے ضلعی انکم ٹیکس آفسر (سیلری سرکل) کو بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۹۰ء ہے۔

(کنوینر تنخواہ دار انکم ٹیکس دہندگان ایسوسی ایشن - ربوہ)

اعلان داخلہ

بہاؤ الدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں ایم اے، ایم ایس سی سال اول سیشن ۹۱-۱۹۹۰ء کے لئے داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ہر طرح سے مکمل درخواستیں مطبوعہ فارم پر ۲۵ ستمبر ۱۹۹۰ء تک دفتری اوقات کے دوران پہنچ جانی چاہئیں۔ مزید مکمل تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۰ء ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲۵ تبوک ۱۳۶۹ ہش — ۲۵ ستمبر ۱۹۹۰ء

ہفت روزہ "لاہور" کی معذرت

ایک عرصہ سے ہفت روزہ "لاہور" میں ایک معذرت شائع ہو رہی ہے۔ اس معذرت کا متن یہ ہے۔

"ڈاک کے ذریعہ "لاہور" طلب کرنے والوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ ستمبر ۸۵ء سے بغیر کوئی وجہ بتائے انٹیلی جنس کا ایک سیل آر ایم ایس ہی سے پرچوں کا بنڈل اٹھا کر بنڈل ضائع کر دیتا ہے۔ وفاقی حکومت کو متعدد دفعہ توجہ دلانے کے باوجود اس معمول میں کوئی فرق نہیں آیا۔ تبادلے اور اشتہارات کے نیز اعزازی پرچے تک اٹھائے جاتے ہیں۔ اس لئے پرچہ ڈاک کے ذریعہ ان تک نہیں پہنچ پائے گا۔"

"لاہور" میں یہ معذرت "لاہور" کے ادارہ کی طرف سے شائع کی جا رہی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کے اختیارات تو بے شک بہت وسیع ہوتے ہیں اور وسیع ہونے بھی چاہئیں۔ لیکن ان اختیارات کے استعمال میں اگر ابہام کا عنصر پیدا ہو جائے تو حکومت پر اس بات کا شک و شبہ ہونے لگتا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کو مناسب اور متوازن طریق پر استعمال نہیں کر رہی۔ یہ بات عوام الناس۔ یعنی رعایا۔ کیلئے بھی مفید نہیں ہے اور حکومت کو بھی اس سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اگر حکومت اپنے ہر ایسے فعل کی جو کسی کے دل میں شبہ پیدا کر سکتا ہو وضاحت کر دے تو چاہے لوگ اس وضاحت سے مطمئن ہوں یا نہ ہوں حکومت اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتی ہے۔

"لاہور" کا پرچہ اٹھایا جاتا ہے یا نہیں۔ حکومت کو اپنے اس فعل کی وضاحت کرنی چاہیئے۔ اٹھایا جاتا ہے تو کیوں اٹھایا جاتا ہے۔ اگر اس سلسلہ میں کسی قاعدہ قانون کا حوالہ دیا جا سکتا ہے تو اس قاعدے قانون کا حوالہ دینا چاہیئے۔ اگر نہیں اٹھایا جاتا تو حکومت کو اس بات کی تحقیقات کرنی چاہیئے کہ آخر پرچہ جاتا کہاں ہے۔ کہ بھیجنے والا سمجھتا ہے کہ اٹھایا گیا اور خریدار کو پرچہ سے محروم ہونا پڑتا ہے۔

بعض اوقات بعض باتوں کو غیر اہم سمجھ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے لیکن یاد رہے کہ ایک "الزام" جو ایک لمبے عرصہ سے ہر ہفتہ دہرایا جا رہا ہے نہ اسے غیر اہم سمجھا جا سکتا ہے اور نہ اسے نظر انداز کرنا کسی کیلئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ ہر ہفتہ ہزاروں قارئین جب یہ معذرت پڑھتے ہونگے تو حکومت کے متعلق وہ کیا خیال کرتے ہونگے۔

یہ بات حکومت کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ اس بات کی وضاحت کرے۔ اور بغیر تاخیر ایسا کرے۔

کچھ خواہشوں کی بھیڑ ہے کچھ گھاؤ درد کے
تنہا ہے اور کتنا اکیلا ہے آدمی

اندر کی ٹوٹ پھوٹ سے کتنا ہراساں ہے؟
اور دوسروں کے واسطے میلا ہے آدمی

بے حد نحیف و زار ہے اندر سے آدمی
اور سختیوں پہ سختیاں جھیلا ہے آدمی

کچھ نرم خو بھی بستے ہیں مانا جہان میں
طوفانِ تند و تیز کا ریلا ہے آدمی

ہر بار جیتنے کا اسے زعم ہی رہا
ہر بار بازی ہار کے کھیلا ہے آدمی

دل نفرتوں کی آگ میں جھلسے ہوئے سیاہ
شیطان کا غلام ہے چیلا ہے آدمی

بولا تو پھول جھڑتے دکھائی بھی کچھ دیئے
دل کا بہت ہی کڑوا کسیلا ہے آدمی

آیا تو رو رہا تھا گیا جب تو روئے لوگ
دنیا سرائے فانی جھمیلا ہے آدمی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

رات دن دعوت الی اللہ کیجئے
معرفت کے جام بھر بھر پیجئے
پیار دیجے گا عیال اللہ کو
اور جو چاہے خدا سے لیجئے

ابوالاقبال

اخبار کے بل کی ادائیگی

روزنامہ الفضل کے خریدار حضرات سے گزارش ہے کہ اخبار کے ماہانہ بل کی ادائیگی بلاتاخیر کرنے کی کوشش فرمایا کریں۔ ہر وہ رقم جو خریدار کے ذمہ بقایا کے طور پر رہ جاتی ہے۔ اس سے الفضل کی اشاعت پر زد پڑتی ہے اور بعض اوقات یہ بوجھ اخبار کے بجٹ کے لئے ناقابل برداشت حد تک پہنچ جاتا ہے۔ پس آپ کسی ایجنسی کے ذریعہ اخبار الفضل حاصل کرتے ہیں یا اخبار سے بلاواسطہ۔ ادائیگی بروقت فرمایا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تعاون کی جزاء عطا فرمائے۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر الدین احمد سامی

صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی ایک اہم تقریب

عہد حاضر کے مسائل کے بارہ میں حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کا

بصیرت افروز خطاب

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ ہاؤس آف پارلیمنٹ کے قرب میں واقع کوئین الزبتھ (دوم) کانفرنس سنٹر میں ایک عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کا مقصد مغربی مفکرین اور دانشوروں کو قرآن کریم کی اعلیٰ وارفع تعلیم کی روشنی میں عہد حاضر کے الجھے ہوئے مسائل کے حل کی طرف رہنمائی کرنا اور اس سے مستفید ہونے کی ترغیب دینا تھا۔ خدا کے فضل وکرم سے مغربی اور تیسری دنیا سے مفکرین اور دانشور ایک ہزار سے زائد کی تعداد میں، حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے اس خطاب کو سننے کے لئے حاضر ہوئے۔

ہفتہ کا روز انگلستان میں عام معمولات زندگی کے مطابق بہت مصروفیات کا دن ہوتا ہے اور ایسے دن مذہبی خیالات کو سننے کے لئے وقت نکالنا ایک مشکل امر ہے۔ جبکہ عام حالات میں بھی آج کی یہ دنیا مذہب کے نام سے کترا کر نکل جاتی ہے۔ لیکن بفضلِ خدا ڈیڑھ بجے سے مہمانوں کی آمد شروع تھی۔ ان معزز مہمانوں کی فہرست میں علمی حلقوں کے مرد و زن، مفکرین، دانشور، سیاسی لیڈرز، جرنلسٹ فلسفی، شاعر حضرات، کالجوں اور سکولوں کے اساتذہ، مختلف مذاہب کے علماء غرضیکہ ہر طبقہ خیال کے نمائندوں کی شمولیت اور دلچسپی نے اس مجلس کو فروزاں کر رکھا تھا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ اسٹیج پر ڈھائی بجے تشریف لائے، جناب ایڈورڈ مورٹیمر صاحب نائب ایڈیٹر فائننشل ٹائمز لندن اور انگریزی زبان کی مشہور کتاب FAITH AND POWER — THE POLITICS OF ISLAM کے مصنف نے کرسیٔ صدارت سنبھالی۔ مولانا لئیق احمد صاحب طاہر نے قرآن کریم کی آیات تلاوت کیں جس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ خالدہ خاں نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم آفتاب احمد خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے اس تقریب کا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ اس ملک کی قدیم ترین دینی تنظیموں میں سے ہے۔ اور دس ہزار سے زائد امن اور صبر و رضا کے متوالے اس ملک کو گھر بنائے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا پہلا مشنری ۱۹۱۳ء میں یہاں آیا۔ اور ۱۹۲۴ء میں بیت الفضل لندن کی بنیاد رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے۔ اور انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔ مختلف زبانوں میں بے شمار لٹریچر کے علاوہ خاص طور پر قرآن کریم کے تراجم کی تعداد سال جشنِ تشکر کے آخر تک ۵۰ سے زائد زبانوں میں ہو جائے گی۔ جس کی ایک جھلک آج اسی ہال کی اوپر والی گیلری میں دیکھی جاسکتی ہے۔ جہاں جماعت احمدیہ کی عالمگیر خدمات کی نمائش کی جا رہی ہے۔ مکرم امیر صاحب نے کہا کہ آج سے ۶۶ سال قبل ۱۹۲۴ء میں جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اس ملک میں تشریف لائے تو ویمبلے میں منعقد کی گئی بین الاقوامی مذہبی کانفرنس کے موقع پر مغربی دانشوروں سے خطاب فرمایا۔ آج پھر یہ تاریخی موقع ہے کہ انہی کے فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان سے مغربی مفکرین عہد حاضر کے مسائل کا حل، کے موضوع پر خطاب سننے والے ہیں۔ آخر میں آپ نے صاحبِ صدر کا تعارف کرانے کے بعد اُن سے خطاب کرنے کی درخواست کی۔

مسٹر ایڈورڈ مورٹیمر صدر مجلس نے حضرت امام جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے لئے یہ عظیم اعزاز ہے کہ وہ ایک ایسی عظیم ہستی کا تعارف پیش کر رہے ہیں۔ جو دین کے فلسفہ پر عبور رکھتی ہے حضرت مرزا صاحب کا ایمان امن اور رواداری ہے اور اسی مسلک کے وہ علمبردار ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ پاکستان اور ہندوستان کے مدارس میں تعلیم پانے کے بعد دو سال کے لئے انگلستان بھی تشریف لائے اور تعلیم حاصل کی۔ وہ نہ صرف روحانی معالج ہی ہیں بلکہ ساتھ ساتھ جسمانی علاج بھی کرتے ہیں۔ اور ہومیوپیتھک طریقہ علاج کے ماہر ہیں۔ حضرت مرزا صاحب انسانی ہمدردی کے پیکر ہیں۔ انسانی دکھ، درد کا دور کرنا ان کا شعار ہے، آپ ۱۹۸۲ء میں اپنے بڑے بھائی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے انتقال کے بعد جماعت کے سربراہ ہوئے۔ جناب ایڈورڈ مورٹیمر نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک کتاب "مذہب کے نام پر خون"، جس کا حال ہی میں انگریزی ترجمہ ہوا ہے۔ کا ذکر کرتے ہوئے سکالرز سے کہا کہ یہ تحقیقی کتاب پڑھنے کے قابل ہے۔ اس کتاب کا نفس مضمون مذہبی رواداری اور امن پر مشتمل ہے۔ جس سے اِن کے اُن مذہبی رجحانات کی نشاندھی ہوتی ہے۔ جس کے لئے وہ دن رات کوشاں ہیں کہ دنیا میں مذہبی اختلاف کبھی بھی فساد کا رنگ اختیار نہ کر سکے۔ مکرم صدر صاحب نے مختصراً ان حالات کا بھی ذکر کیا۔ جن کی وجہ سے سیدنا حضرت امام جماعت کو ۱۹۸۴ء میں انگلستان آنا پڑا اور فرمایا کہ اس لحاظ سے پاکستان نے جو نقصان اٹھایا وہ انگلستان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوا۔ اس تعارف کے بعد انہوں نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خطاب کی دعوت دی

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان دانشوروں کے اس پرشوکت اور پُرسکوت اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ آج کا یہ اہم موضوع ان کے لئے ایک چیلنج ہے۔ یہ موضوع اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے۔ بہرحال وہ کوشش کریں گے کہ اس موضوع سے متعلق ہر پہلو کو سامنے لا سکیں۔ حضور نے فرمایا سب سے پہلے ہمیں مرکزی نقطہ یہ مدنظر رکھنا ہوگا کہ آج کی دنیا بدامنی کا گہوارہ ہے امن کے فقدان نے عدم اطمینانی کی فضاء پیدا کر رکھی ہے۔ تکالیف، دکھ اور دردوں نے انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے جس کے لئے ہمیں فکر مند ہونا چاہیئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا، دینِ حق ان مسائل سے کس طرح عہدہ برآ ہوتا ہے۔ کیا تعلیم دیتا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ دینِ حق کے اصولوں اور اس کی عملی صورتوں کو اجاگر کر سکوں۔ اس موضوع کی وسعت کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے اسے چار حصوں میں تقسیم کیا یعنی مذاہب کے درمیان امن اور ہم آہنگی ۔ معاشرت میں امن عامہ۔ قومی اور بین الاقوامی سیاست میں امن اور معاشیات میں امن۔ ان چار اہم حصوں کی وضاحت کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے قرآن کریم سے آیات کریمہ پیش کرتے ہوئے اپنے پیش کردہ بیان کے لئے ثبوت مرتب کئے اور بتایا کہ دینِ حق امن کا مذہب ہے۔ امن کا علمبردار ہے۔ مذہبی رواداری اس کا زریں اصول ہے۔ مذاہب کے درمیان کوئی تفریق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تمام مذاہب کو ایک ہی تعلیم دی گئی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ آپؐ نے اپنے صحابہ میں اس رجحان کو ابھرنے سے روکا، کہ ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر ترجیح دی جائے۔ کلمہ کفر اور بے حرمتی یا مذہبی توہین کے مرتکب افراد کے بارے میں قانون کی وضاحت بھی قرآن کریم اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں بیان کی اور بتایا کہ ہمیں قرآن کریم اور سنتِ رسولؐ میں کسی جگہ بھی ایسا واقعہ یا ثبوت نہیں ملتا جہاں کلمہ کفر اور بے حرمتی کے مرتکب کو کسی قسم کی جسمانی سزا کا مستحق قرار دیا گیا ہو، آنحضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ ایسی صورت میں سزا دینے کا عمل اپنے ہاتھ میں لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک اہم واقعہ پیش آیا جبکہ ایک بدباطن اور منافق کیلئے صحابہ کے جذبات برانگیختہ ہو سکتے تھے خود اس رئیس المنافقین کے بیٹے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے کہ انہیں اجازت دی جائے کہ وہ اپنے باپ کو قتل کر دیں، جس نے انتہائی توہین آمیز کلمہ منہ سے نکالا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر ان کی اس درخواست کو رد فرمادیا اور فرمایا کہ میں کسی شخص کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا پھر اس کے مرنے پر اس کا جنازہ بھی پڑھایا۔ لیکن اس واضح مثال کے باوجود لوگ بھول جاتے ہیں کہ دنیا میں ہر زمانے میں ایسے بدبخت اور بدباطن پیدا ہوتے چلے آئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہتان باندھتے ہیں۔ ان کے بارے میں ایسے لوگوں کی حمیت و غیرت برانگیختہ نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ کے بھجوائے ہوئے پیغمبروں کے بارے وہ قتل کے فتوے جاری کر دیتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے نسلی امتیاز اور مرد و زن کے حقوق کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مرد اور عورت کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔ کسی مرد کو عورت پر اور کسی عورت کو مرد پر حقوق کے لحاظ سے برتری نہیں۔ اسی طرح کسی گورے کو کالے پر، اور کسی کالے کو گورے پر کسی قسم کی برتری حاصل نہیں۔ سوائے تقویٰ کے۔ یہ وہ بنیادی اصول ہیں جن پر دین کی بنیاد ہے۔ اس کے تحت خاندانوں میں، حکومت اور رعایا میں، امن و صلح اور رواداری کا رشتہ استوار ہوتا ہے۔ یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ رعایا کی ضروریاتِ زندگی مثلاً خوراک اور رہائش کا انتظام کرے اور فکر رکھے کہ اس کی رعایا میں کوئی مستحق ضروری مدد سے محروم نہ رہے اسی طرح پھر بڑی اور امیر قوم یا ملک کا فرض ہے کہ وہ چھوٹے ملکوں اور غریب قوموں کی ضروریات کا خیال رکھے اور بغیر کسی شرط، ذاتی لالچ اور مفاد کے اپنی امداد کا ہاتھ بڑھائے اور یہ خدمت اس رنگ میں ہو کر غریب قومیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکیں۔ حضور کا خطاب ساڑھے چار بجے ختم ہوا۔

جناب ہیوگو سمرسن ممبر پارلیمنٹ کا خراجِ تحسین

ممبر آف پارلیمنٹ نے حضور کے خطاب پر خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا خطاب مدبرانہ اور علم و حقائق پر مبنی تھا۔ جس سے وہ خاصے محظوظ ہوئے ہیں۔ انہوں نے بہت اچھے پیرائے میں اپنے خیالات کو ہم تک پہنچایا ہے جو ہمارے لئے توجہ کا باعث ہونگے۔ جناب سومرسن SUMMERSON ممبر آف پارلیمنٹ نے معزز مہمانوں اور اپنی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اس اہم موضوع پر خطاب فرمایا۔

آخر میں نصف گھنٹہ سوال و جواب کے لئے دیا گیا۔ اس مختصر وقت میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے حاضرین کے چار سوالوں کے جوابات دیئے۔ بہت سے سوالات وقت کی کمی کی وجہ سے رہ گئے۔ پانچ بجے حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس تقریب کو دُعا پر ختم فرمایا۔ اس تقریب کے بعد سب مہمانوں کی چائے، کافی اور مشروبات و ماکولات سے تواضع کی گئی۔ اس دوران حضور انور سب مہمانوں سے فرداً فرداً ملے اور تبادلہ خیال کیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ حاضری توجہ اور غیر معمولی دلچسپی کے اعتبار سے یہ ایک کامیاب اور بھرپور تقریب تھی۔ شرکاء نے واپسی سے قبل بڑے اشتیاق سے کتب سلسلہ کی نمائش دیکھی۔ جس میں جماعت احمدیہ کی علمی خدمات کو جامع اور مکمل طور پر پیش کیا گیا تھا۔ اس میں ہر اس مسئلہ پر تحقیقی مقالے شامل تھے جو آج اور آنے والی نسلوں کے تقاضے سمجھے جاتے ہیں۔ یہ علمی خزائن شرکاء کے لئے اور بھی باعث کشش ثابت ہوئے جبکہ ہر ایک نے اپنی اپنی قومی زبان میں لٹریچر موجود پایا۔ خاص طور پر ۲۷ زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم۔ ۱۱۵ زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے تراجم۔ ۱۱۲ زبانوں میں منتخب احادیث کے تراجم۔ ۶۱ زبانوں میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات سے منتخب اقتباسات۔ اس نمائش کی زینت تھے۔ عالمگیر زبانوں میں لٹریچر کا ذخیرہ شرکاء کی غیر معمولی دلچسپی کا موجب بنا۔ اس نمائش کو حضرت سلطان القلم بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے جانشینوں کی دلآویز تصاویر سے مزین کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ اس تقریب کے بابرکت ثمرات ظاہر ہوں اور جماعت کی ان کوششوں کے ذریعہ اہل مغرب کے ذہنوں پر دین متین کی حقیقی تصویر مرتسم ہو اور ان کی ہدایت کا موجب ہو۔

یادِ رفتگان

مکرم بابو نذیر احمد صاحب امرتسری

محمد انوار الحق۔ لاہور

مکرم بابو نذیر احمد صاحب امرتسری سابق سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ حلقہ گنج مغلپورہ لاہور ایک مخلص عبادت گزار اور ہمدرد خلائق دوست تھے جو گزشتہ دنوں ۳۰ جون ۱۹۹۰ء کو وفات پا گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مکرم بابو نذیر احمد صاحب امرتسری کے والدِ محترم ملک شاہ دین صاحب بھی عبادت گزار اور ہمدرد دوست تھے۔ مکرم بابو صاحب نے ثانیہ کے دور میں بیعت کی۔ آپ جماعت کے فدائی۔ قدرتِ ثانیہ حقہ سے والہانہ محبت و عقیدت رکھنے والے سرگرم خادم سلسلہ تھے۔ ذاتی مطالعہ اور مربیان سلسلہ کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے سلسلہ کے مسائل کا پورا علم رکھتے تھے۔ اور نہایت پیار و محبت سے اپنے ماحول میں اصلاح و ارشاد اور تربیت کا فریضہ بڑے جذبہ سے انجام دیتے تھے آپ محکمہ ریلوے کے عہدہ ہیڈ کلرک پر فائز رہ کر ریٹائر ہوئے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں ہے، آپ کو حضرت بانی سلسلہ اور بزرگان سلسلہ کی کتب کا بہت مطالعہ کا شوق تھا۔ آپ کا یہ طریق تھا کہ جب آپ مجلس مشاورت یا جلسہ سالانہ پر ربوہ جاتے تو تمام کتب فروشوں کے سٹال چیک کرتے کہ دوران سال کون سی کتاب شائع ہوئی ہے۔ آپ کو حضرت اقدس بانی سلسلہ کے رفقاء کی صحبت میں رہنے اور استفادہ کرنے کا بہت موقعہ ملا۔ قدرت ثانیہ کے مظہر دوم کی مجلس عرفان میں بہت بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۴۷ء میں جب جماعت لاہور آئی اور خاندان حضرت اقدس کو لاہور میں کچھ عرصہ قیام کرنا پڑا تو آپ اکثر رتن باغ لاہور میں ہی رہتے اور بزرگان کی صحبت سے استفادہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نظامِ وصیت میں شامل ہونے کا موقع عطا کیا موصی ہونے کی وجہ سے آپ ہر کام بڑی احتیاط سے کرتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ نظام وصیت میں رہ کر انسان کو بڑی احتیاط کی ضرورت ہے ربوہ کے ماحول سے بہت لگاؤ رکھتے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ربوہ جا کر قادیان کے محلہ جات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

مکرم بابو صاحب۔ اعلیٰ صفات کے مالک۔ خلیق۔ خوش گفتار۔ حلیم الطبع۔ بردبار اور صابر و شاکر تھے۔ آپ سلسلہ کے ان خدام میں سے تھے جو بہت دیر کے بعد آئے اور اپنے بلند اخلاق نیز اعلیٰ صفات اور صلاحیتوں کے باعث کئی احباب سے آگے نکل گئے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

جماعت کے انتخاب میں جب آپ سیکرٹری اصلاح و ارشاد منتخب ہوئے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ جماعت کے افراد نے اس شعبہ کے لئے مجھے امین بنایا ہے میرا فرض ہے کہ میں اس کا صحیح حق ادا کروں۔ آپ اپنے کام کی رپورٹ مکرم مربی صاحب کو دیتے انہوں نے ہمارے حلقہ کی ایک تقریب میں مکرم بابو صاحب کے کام کے بارہ میں بتایا کہ مکرم بابو صاحب باوجود بڑھاپا ہونے کے اپنے کام کو نہایت احسن طریق پر انجام دے رہے ہیں۔

طبیعت میں دینی جذبہ و جوش کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ نے اپنے عمل سے دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ آپ ایک با اصول اور دیانت دار انسان تھے۔ آپ بہت سی مثالی خوبیوں کے مالک تھے جن میں سرفہرست یہ تھی کہ آپ دین کی خدمت کرنے والوں سے غیر معمولی محبت رکھتے تھے اور ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ جن دنوں لاہور میں جماعت کے خلاف یعنی ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء میں انکوائری ہو رہی تھی۔ آپ روزانہ کارروائی سننے کے لئے جاتے اور شام کو مغرب کے بعد احباب کرام کو تفصیل بتاتے۔

دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتے۔ جماعت کے ہر اجلاس اور جلسہ میں ضرور شامل ہوتے۔ آپ ریلوے میں ملازم تھے تقسیم ملک سے قبل آپ کا یہ طریق تھا کہ آپ روزانہ امرتسر سے آتے۔ چھٹی کے دن آپ بزرگان سلسلہ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کے لئے ان سے ملاقات کرتے۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور خاکسار کے والدِ محترم محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری سے مل کر بہت خوش ہوتے کہ ہم امرتسر کے رہنے والے ہیں۔ یوں آپ اپنے شہر کے لوگوں سے مل کر بہت راحت محسوس کرتے۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاندان میں آپ کو بہت بلند مقام عطا کیا ہوا تھا باوجودیکہ آپ احمدی تھے گھر کے تمام افراد آپ سے مشورہ کرتے اور آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم بابو صاحب کو اپنے قرب خاص سے نوازے اور آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون یسین

زرعی پیداوار اور جپسم

مکرم وزیر زراعت صاحب پنجاب نے اپنے ایک خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ "صوبہ پنجاب وطن عزیز کی زرعی معیشت میں قابل فخر کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کے محنتی باہمت اور باشعور کاشتکار نہ صرف اپنے صوبے کے لئے خوراک اور ریشہ کی ضروریات کی کفالت کرتے ہیں بلکہ دوسرے صوبوں کی ضروریات پورا کرنے کے ساتھ ساتھ کپاس اور چاول کی برآمد سے کثیر زرمبادلہ کے حصول کا سبب بنتے ہیں۔ کپاس اور چاولوں کی پیداوار میں تو ہمارے زرعی سائنس دانوں اور کاشتکاروں نے باہمی تعاون سے ایک سنہری باب رقم کیا ہے۔ اس کے باوجود مجھے پورا یقین ہے کہ موجودہ فی ایکڑ پیداوار میں مزید نمایاں اضافے کی گنجائش موجود ہے۔ اس راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہماری زمینوں کا کلر اور تھور زدہ ہونا ہے۔ یہ موذی مرض شب و روز کاشتکار کے پاؤں کے نیچے سے قابل کاشت اراضی کھینچ رہی ہے اس لئے ہمیں ان زمینوں کی بحالی کی طرف فوری توجہ دینا ہوگی۔ خوش قسمتی سے اس بیماری کا ہمارے پاس انتہائی مؤثر علاج موجود ہے جپسم کلر زدہ زمینوں کو بحال کرنے کا ایک سستا اور مؤثر ترین ذریعہ ہے اور ہمارے صوبے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ اخبارات میں خصوصی اشاعت کے ذریعے محکمہ زراعت کاشتکار بھائیوں کے لئے جپسم کے صحیح استعمال اور اس کے فوائد پر مشتمل مضامین شائع کر رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس خصوصی اشاعت کے مضامین سے اپنی کلر زدہ زمینوں کی بحالی کے لئے ان سے بھرپور رہنمائی حاصل کریں گے۔"

ہم اپنے احمدی بھائی کاشتکاروں کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ ان کے کندھوں پر نہ صرف ان کی اپنی ذمہ داری ہے بلکہ جماعت اور جماعت کے علاوہ ملک کی دوسری آبادی کے لئے زراعت کو بہتر بنا کر اچھی پیداوار حاصل کرنا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ایسے مضامین کی طرف خاص توجہ دیں اور جو مشورے دئے جائیں ان پر عمل کر کے اپنی زمینوں کی پیداوار کو بڑھانے کی کوشش کریں۔

مجلس کارپرداز میں کئی موصیوں کی طرف سے اس بات کا ذکر ہوتا ہے کہ زمین کا کچھ حصہ کلر زدہ یا سیم زدہ ہے اس لئے وہاں سے کوئی آمدنی متوقع نہیں کیا ہی اچھا ہو کہ ہمارے ایسے بھائی جن کی زمینوں پر کلر اور سیم کا اثر ہے وہ حکومت کے مشوروں پر عمل کرتے ہوئے اپنی زمینوں کو بہتر بنالیں۔ اس سلسلے میں ایک بات جو بیان کی جاتی ہے وہ زمین کے کڑ بننے کا عمل ہے۔ جہاں تک زمین میں ہل کام کرتا ہے زمین نرم ہو جاتی ہے اور اس میں سے پانی اور ہوا آسانی سے گزر سکتی ہے۔ اور اس لئے یہ حصہ زرعی پیداوار کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے لیکن اس کے نیچے زمین میں سختی آجاتی ہے۔ اس کی مختلف وجوہات ہیں اور یہ سختی پیداوار کی مقدار کو بڑھانے میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ کڑ کے نقصانات میں ہوا، پانی اور خوراکی اجزاء کے توازن اور ان کی عدم فراہمی یا نامناسب وقت پر فراہمی راہ میں حائل ہوتی ہے۔ اور اس طرح خاصے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ جہاں تک ہل چلتا ہے مساموں کی موجودگی میں زمین کھلی رہتی ہے۔ ہوا پانی اور خوراکی اجزاء کو اوپر نیچے آنے میں کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور اگر یہ مسام بند ہوں تو یہ عمل متاثر ہوتا ہے اور پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ نامناسب نشوونما میں رکاوٹ کا باعث بن کر پیداوار کو کم کر دیتی ہے۔ جڑیں پانی اور خوراک کی تلاش میں نیچے کی طرف جانا چاہتی ہیں۔ مگر کڑ یا سخت تہہ کی موجودگی انہیں نیچے جانے نہیں دیتی۔ کیونکہ اس سخت زمین میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ کپاس کے پیداواری علاقوں میں جڑوں کو اکھاڑ کر اس بات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ جڑیں دراڑوں کے ذریعے نیچے جانے کی کوشش کرتی ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جہاں کڑ کی موجودگی زمینوں کے لئے نقصان دہ ہے وہاں اس کے چند ایک فوائد بھی ہیں۔ بارانی علاقوں میں چونکہ عام طور پر بارشیں ضرورت سے کم اور ایک خاص وقت ہی میں ہوتی ہیں یہی کڑ پانی کو جمع کرنے کا باعث بنتی ہے۔ جو زمینیں زیادہ ریتلی اور نرم ہوں ان میں پانی جذب بھی جلد ہو جاتا ہے اور خارج بھی جلد ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر زمین میں کڑ موجود ہو تو پانی زیادہ دیر تک ٹھہرا رہ سکتا ہے۔ سائل سروے آف پاکستان اور پاکستان ایگریکلچر ریسرچ کونسل کے تعاون سے بارانی اور آبپاشی علاقوں میں چلنے والے پراجیکٹ کے نتیجے میں یہ بات روز روشن کی طرح سامنے آئی ہے کہ ایسی زمینیں جن میں روہی اور بھل کی مقدار زیادہ ہوتی ہے وہاں کڑ کے توڑنے سے ۱۵، ۲۰ فی صد تک پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اس کے برعکس ریتلی زمینوں میں کڑ توڑنے کی وجہ سے پیداوار میں ۳۰ ۳۵ فی صد تک نقصان ہوتا ہے۔ زمینی وسائل سے متعلق جو معلومات حاصل کی جا چکی ہیں۔ ان کے مطابق انتظامی وسائل کو بروئے کار لا کر خامیوں پر یقیناً قابو پایا جا سکتا ہے۔ جہاں تک زمینی رکاوٹوں کو توڑنے کا تعلق ہے۔ اس کے کئی حل تجویز کئے گئے ہیں۔ لیکن چونکہ عام طور پر زمینداروں کو یہ معلومات پوری طرح فراہم نہیں ہوتیں وہ ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ زمینی رکاوٹوں یا کڑ کو توڑنے کے لئے زمین کی خصوصیات کو ذہن میں رکھ کر ہی کوئی عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ ہر قسم کی رکاوٹ یا کڑ کا حل ایک جیسا نہیں ہوتا۔ کڑ کی اصلاح کے لئے طبعی کیمیائی اور حیاتیاتی طریقے جن میں چیزل ہل، جپسم، گندھک کا تیزاب، نامیاتی کھادیں، حیاتیاتی پودے شامل ہیں استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ عام روائتی طریقے سے جو کڑ بنتی ہے اس کا علاج گہرے ہل یا چیزل کو سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ چیزل کو ہر زمین میں چلانا اور نامناسب گہرائی پر چلانا ایسی باتیں ہیں جو ہماری زرعی زمینوں کے لئے نہایت مضر ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس کے غلط استعمال سے ہوا، پانی اور خوراکی اجزاء کو جذب کرنے، انہیں پودوں کی جڑوں تک پہنچانے اور ان عوامل میں توازن رکھنے والے قدرتی مسام جو کہ ہزاروں سالوں کے تدریجی عمل سے پیدا ہوتے ہیں۔ محض چند گھنٹوں میں تباہ ہو جاتے ہیں۔ زمین تہہ مار جاتی ہے۔ ہوا پانی اور خوراکی اجزاء کا گزر مشکل ہو جاتا ہے۔ اور زمین مردہ ہو جاتی ہے چنانچہ چیزل کا مناسب اور بروقت استعمال سب سے زیادہ توجہ طلب بات ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ چیزل چلانے سے پہلے کڑ کی گہرائی کا جان لینا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اس کا اندھا دھند چلانا فائدہ کی بجائے نقصان پہنچانے کا موجب بن سکتا ہے۔ چلانے سے پہلے اسے ایک خاص گہرائی پر لانا چاہیئے۔ اگر گہرائی کم ہوگی تو کڑ نہیں ٹوٹے گا اور اگر گہرائی زیادہ ہوگی تو قدرتی مساموں کے ٹوٹنے کا سبب بنے گا۔ حکومت کی قائم کردہ لیبارٹریاں جس طرح جپسم کے استعمال کا مشورہ دیتی ہیں۔ اس پر عمل کرنا لازمی ہے۔ جپسم کی کل اصلاحی مقدار کو تین برابر حصوں میں تقسیم کر کے اس طرح استعمال کریں کہ ایک حصہ فصل کی کاشت سے قبل سطح پر چھٹہ دینے کے بعد بھرپور پانی لگا دیں زیادہ گہرائی تک جپسم لے جانا مقصود نہیں۔ کیونکہ اصلاحی عمل سطح سے شروع ہوتے ہیں اصلاح کے دوران چیزل چلانا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ وہ کاشتکار تہہ کے وہ حصے ہیں جن کی اصلاح ہو چکی ہے اس میں سوڈے کے نمکیات دوبارہ شامل ہو سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں ہم سیکرٹری زراعت کا پیغام جو آپ نے کاشتکاروں کے نام دیا ہے وہ بھی یہاں درج کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں "میں نے محکمہ زراعت کے تمام شعبوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کاشتکاروں کو زمین کی صحت اور اس کی زرخیزی کو بحال رکھنے کے لئے آگاہ کرنے کی غرض سے جنگی بنیاد پر پروگرام بنائیں۔ زمین ہمارا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔ دوسری تمام کاشتی کارروائیاں تب ہی نتیجہ خیز ہو سکتی ہیں اگر ہمارے پاس زرخیز اور تندرست زمین ہو۔ اس سلسلے میں ایک وسیع تشہیری مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جولائی کے پہلے ہفتے میں لاہور، فیصل آباد، ملتان، بہاولپور ریڈیو سٹیشنوں پر زرعی پروگراموں کے تحت زمین کا ہفتہ منایا گیا۔ میں نے ریڈیو سٹیشن لاہور پر پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور ٹیلی ویژن پر دوسرے ماہرین کے ساتھ اس مسئلے کی طرف تمام متعلقہ اداروں اور کاشتکاروں کی توجہ مبذول کرائی اب زراعت نامہ کی ایک خصوصی اشاعت کا بھی بندوبست کیا گیا ہے تاکہ کلر جیسے موذی مرض کو ختم کرنے کے لئے دستیاب ٹیکنالوجی تفصیلی طور پر کاشتکار بھائیوں تک پہنچے۔ اس موقع پر میں تو سبھی کارکنوں پر خاص طور پر زور دینا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں پھیل جائیں اور کلر کو ختم کرنے کے لئے جپسم کو استعمال کے طریقے اور زمین کے نمونوں کا تجزیہ کرنے کے لئے کاشتکارو

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوفی محمد اسحٰق

عربی ادب کے شہپارے

محاسن اور اضداد

یہ دنیا بوقلموں رنگوں سے مزین و مرصع ہے کچھ رنگ مرغوب ہیں تو کچھ رنگ مکروہ لیکن یہ تضاد اگر مٹ جائے تو نہ مرغوب کا پتہ چلے اور نہ مکروہ کا علم ہو سکے۔ بالکل ایسے ہی جیسے اگر دن اور رات دونوں اپنی ممیّز و ممتاز علیحدہ علیحدہ شکلوں میں موجود نہ ہوں تو نہ دن کا پتہ چلے نہ رات کا۔ اسی لئے ذوق کہتا ہے ع

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اور عربی زبان کا محاورہ ہے وَبِضِدِّهَا تَتَبَیَّنُ الْاَشْیَاءُ۔ یعنی اشیا اپنی ضد یعنی الٹ سے پہچانی جاتی ہیں۔

اور اس زمانہ کا ایک بزرگ کامل اپنے فارسی کلام میں زندگی کی اس کیفیت کو یوں بیان کرتا ہے ؎

گر نہ بودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

علامہ جاحظ نے اس بارہ میں ایک کتاب مدوّن کی ہے جس کا نام ہی اس نے "اَلْمَحَاسِنُ وَالْاَضْدَاد" رکھا ہے۔

علامہ حریری نے بھی اپنے قیمتی مقالات میں سے بعض میں اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور اس ضمن میں اس کا مقالہ "دیناریہ" پڑھنے کے قابل ہے جس میں وہ مال کی تعریف میں اوّلاً یوں لب کشائی کرتا ہے ؎

وحبذا مغناته و نضرته
کم آمر استتبت بہ امرته
وکم اسیر اسلمته اسرته
انقذه حتی صفت مسرته
وحق مولی ابدعته فطرته
لولا التقی لقلت جلت قدرته

(ترجمہ) یعنی مال انسان کو کیسے بے فکر کر دیتا ہے اور اس کی تر و تازگی کیسی اچھی ہے اور کتنے آمر ہیں کہ جن کی آمریت صرف مال کے باعث قائم ہو جاتی ہے۔ اور کتنے ہی قیدی ہیں کہ جن کو ان کے گھر والوں نے بے پرواہی سے قید میں چھوڑ دیا۔ لیکن مال نے اسے اس اسیری سے رہائی دلا کر اس کی خوشی کو دوبالا کر دیا۔ اور خدا کی قسم جس نے مال کو اس بے نظیر حالت میں پیدا کیا ہے اگر خدا کا خوف نہ ہوتا تو میں کہتا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات جل جلالہ ہے وہاں مال بھی اپنی قدرت میں اس کا شریک ہے اور جل جلالہ کہلانے کا مستحق ہے۔

پھر اسی مقالہ میں علامہ حریری مال کی مذمت ان الفاظ میں کرتے ہیں ؎

تباً لہ من خادع مماذق
اصفر ذی لونین کالمنافق
وحبه عند ذوی الحقائق
یدعو الی ارتکاب سخط الخالق
لولاه لم تقطع ید السارق
ولا بدت مظلمة من فاسق

(ترجمہ) یعنی خدا اس کا بیڑہ غرق کرے، یہ دھوکا باز اور بے وفا ہے۔ زرد رنگ کا ہے اور منافق کی طرح اس کے دو چہرے ہیں۔ (بلکہ اس کی دونوں طرفیں چھپی ہوئی ہوتی ہیں) اہل حقیقت کے نزدیک اس کی محبت ایسی چیزوں کے ارتکاب پر آمادہ کرتی ہے جس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ اگر مال نہ ہوتا تو نہ تو کسی چور کا دایاں ہاتھ کاٹا جاتا اور نہ ہی کسی فاسق سے فسق کا ارتکاب ہوتا۔

بہترین طنز

خالد بن صفوان نے ایک دن فرزدق شاعر کو جو قدرے بدشکل تھا کہا۔ لو رأتك صویحبات یوسف لما اکبرنك ولما قطعن ایدیهن۔ یعنی اگر یوسف کے وقت کی عورتیں تمہیں دیکھتیں تو کبھی تیری عظمت کی قائل نہ ہوتیں۔ اور نہ حیرت سے اپنی انگلیاں کاٹتیں۔ اس پر فرزدق نے اسے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا لو رأتك صاحبة موسیٰ لما قالت یا ابت استاجره ان خیر من استاجرت القوی الامین"۔ یعنی اگر موسیٰ کے وقت کی عورت تجھے دیکھ لیتی تو کبھی اپنے باپ سے یہ نہ کہتی کہ اے باپ اس کو ملازم رکھ لے کیونکہ بہترین ملازم وہ ہوتا ہے جو امین بھی ہو اور طاقتور بھی گویا کہ فرزدق نے اس پر الزام لگایا کہ نہ تو تو امین ہے اور نہ ہی طاقت ور۔

مامون کی ذہانت

خلیفہ ہارون الرشید کا صاحبزادہ مامون الرشید علامہ کسائی سے قرآن مجید پڑھ رہا تھا۔ اور کسائی کا دستور یہ تھا کہ وہ اپنے سر کو نیچے کئے ہوئے سنتا رہتا۔ جونہی مامون سے کوئی غلطی ہوتی تو وہ اپنا سر اوپر اٹھاتا جس پر مامون سمجھ جاتا کہ کوئی غلطی ہوئی ہے اس لئے وہ اس آیت کو دوبارہ توجہ سے پڑھ کر صحیح کر لیتا۔

ایک دن مامون نے سورۃ الصف کی یہ آیت پڑھی۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں"، اس پر علامہ کسائی نے اپنا سر اٹھایا تو مامون سمجھا کہ شاید مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے اس لئے اس نے اس آیت کو دوبارہ غور کے بعد پڑھا لیکن کوئی غلطی نظر نہ آئی اور نہ ہی علامہ کسائی نے دوبارہ اپنا سر اٹھایا سبق پڑھنے کے بعد مامون گھر آیا۔ اور اپنے والد ہارون الرشید سے واقعہ بیان کرتے ہوئے پوچھا۔ ابا جان! کیا آپ نے علامہ صاحب سے کوئی وعدہ کیا تھا تو علامہ صاحب اس کی وعدہ وفائی چاہتے ہیں۔ اس پر ہارون الرشید نے کہا۔ "وعدہ تو میں نے ضرور کیا تھا۔ لیکن تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں نے ان سے کوئی وعدہ کیا تھا۔ اس پر مامون نے سارا واقعہ من و عن بیان کر دیا تو ہارون الرشید کو مامون کی حدت ذکاوت و ذہانت سے بہت خوشی ہوئی۔

ہرن مذکر ہے یا مونث

ایک راوی روایت کرتا ہے کہ ابو العباس احمد بن یحییٰ نے ایک دن اس سے پوچھا الظبی معرفة او نکرة؟ یعنی کیا ہرن مذکر ہے یا مونث؟۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے فی الفور جواب دیا۔ ان کان مشویًا علی المائدة فمعرفة وان کان فی الصحراء فهو نکرة" یعنی اگر تو وہ بھنا ہوا دسترخوان پر مل جائے تو معرفہ ہے اور اگر صحرا میں ہو تو وہ نکرہ ہے۔

طبیب لاجواب

بغداد میں نعمان نامی ایک طبیب تھا جس کے ہاتھ سے کسی مریض کو شفا نہ ہوتی تھی۔ اس پر ایک عرب شاعر نے اس کے متعلق کہا ؎

اقول لنعمان وقد ساق طبه
نفوسًا نفیسات الی داخل الارض
ابا منذر افنیت فاستبق بعضنا
حنانیك بعض الشر اهون من بعض

(ترجمہ) یعنی میں نعمان حکیم سے کہتا ہوں اس حال میں کہ اس کی طبابت نے نہایت اعلیٰ نفوس کو زمین میں داخل کر دیا ہے کہ اے ابو منذر تو نے فنا پر زور دیا ہوا ہے رحم کر اور ہم میں سے کچھ کو تو باقی رہنے دے۔ کیونکہ کچھ شر تو دوسرے شر سے کم ہوتا ہے۔

اسی واقعہ سے ملتا جلتا ایک واقعہ علامہ اقبال کو بھی پیش آیا تو انہوں نے کہا ؎

موچی دروازہ میں ہیں فخر اطبائے زماں
ان سے امید شفا لیکن خیال خام ہے

بقیہ: صـ۵ سے آگے

کو معلومات بہم پہنچائیں تاکہ جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ رقبہ کلر اور عقور کے موذی مرض کے چنگل سے چھڑا کر ایسی زمینوں کی پیداوار صلاحیت دوسری زمینوں کے برابر لائی جائے۔

میں کاشتکاروں کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بھارتی پنجاب اور پاکستانی پنجاب کی فی ایکڑ پیداوار میں جو تفاوت موجود ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہاں زمین کی صحت بحال رکھنے کے لئے جپسم کا استعمال بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے۔ یہ استعمال نہ صرف کلر زدہ زمینوں پر کیا جا رہا ہے بلکہ جن زمینوں میں کلر نہیں ہے وہاں بھی جپسم کو بطور کھاد استعمال کیا جاتا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ نائٹروجن فاسفورس اور پوٹاش کے علاوہ جپسم کی صورت میں زمین کو کیلشیم اور سلفر بھی مہیا ہوتی ہے اور اس کے استعمال سے فی ایکڑ پیداوار میں ۲۰ فی صد تک اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے تمام متعلقہ اداروں اور افراد کو جپسم کے استعمال کے فروغ میں گہری عملی دلچسپی لینی چاہیئے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے احمدی کاشتکاروں کی ذمہ داری دوسرے تمام کاشتکاروں سے زیادہ ہے انہیں اپنی خاطر، اپنی جماعت کی خاطر اور ساری دنیا کی خاطر زمین کو بہتر بنانا اور زیادہ پیداوار حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر رنگ میں ان کی مدد فرمائے اور انہیں اس بات کی توفیق دے کہ وہ غیر از جماعت کاشتکاروں کے لئے ایک بہتر نمونہ پیش کر سکیں۔

کوشش کریں کہ فالتو کھانا اور سبزیوں کے چھلکے وغیرہ ضائع ہونے کی بجائے جانوروں کی غذا بنیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر ۲۷۶۹۴ :- میں محمد صدیق ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ڈرائیونگ عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۶/۱۱ محلہ دارالنصر وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۷/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان نمبر ۳۶/۱۱ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی ۱۶۰،۰۰۰/- روپے (۲) رہائشی پلاٹ ۹ مرلہ واقع جینیوٹ مالیتی ۵۵،۰۰۰/- روپے (۳) ٹرک ۲ عدد مالیتی چار لاکھ پچاس ہزار روپے - اس وقت مجھے مبلغ آٹھ ہزار روپے ماہوار بصورت ٹرک مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد - محمد صدیق ۳۶/۱۱ دارالنصر وسطی ربوہ - گواہ شد نمبر۱ نصیب احمد وصیت نمبر ۲۶۴۴۰ گواہ شد نمبر۲ - عبدالرزاق خان وصیت نمبر ۲۵۷۶۹ -

مسل نمبر ۲۷۶۹۵ :- میں چوہدری حمید احمد ولد چوہدری فیض احمد صاحب قوم اولکھ جٹ پیشہ پنشنر عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زرعی زمین ۶ کنال واقع چک نمبر ۱۴۶ کھیوہ ضلع فیصل آباد مالیتی ۳۷۵۰/- روپے (۲) مکان برقبہ ۶ مرلہ جو کہ پانچ بھائیوں میں مشترکہ ہے - اس وقت مجھے مبلغ ۲۷۸ + ۱۷۲ روپے ماہوار بصورت پنشن وجیب خرچ مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی - میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد - چوہدری حمید احمد مکان نمبر ۱۹۶ دارالفتوح ربوہ - گواہ شد نمبر۱ رزاق احمد پسر موصی - گواہ شد نمبر ۲ - ظفر اللہ خان ولد لال خان - مکان نمبر ۲۲۹ دارالفتوح ربوہ -

مسل نمبر ۲۷۶۹۶ :- میں سکینہ بی بی زوجہ چوہدری حمید احمد صاحب قوم اولکھ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۱۹۶ دارالفتوح ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) زیورات طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی ۹۶۰۰/- روپے (۲) حق مہر ۱۲۰۰/- روپے (۳) والدین سے ترکہ میں ملنے والی جائیداد مالیتی ۳۰،۰۰۰/- روپے - اس وقت مجھے مبلغ ۴۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - الامۃ - سکینہ بی بی زوجہ چوہدری حمید احمد مکان نمبر ۱۹۶ دارالفتوح ربوہ - گواہ شد نمبر۱ - چوہدری حمید احمد خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۷۶۹۵ گواہ شد نمبر۲ - ظفر اللہ ولد لال خان - مکان نمبر ۲۲۶ دارالفتوح ربوہ -

مسل نمبر ۲۷۶۹۷ :- میں عبدالحمید غنی ولد عبدالرشید غنی صاحب قوم - پیشہ تعلیم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۸/۶/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں - اس وقت مجھے ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد - یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - العبد عبدالحمید غنی ۱۸/۳۲-۳۱ دارالرحمت وسطی ربوہ - گواہ شد نمبر۱ - صوفی بشارت الرحمٰن وصیت نمبر ۶۰۵۹ - گواہ شد نمبر۲ - حبیب الرحمٰن زیروی وصیت نمبر ۲۳۲۳ -

مسل نمبر ۲۷۶۹۸ :- میں محمود احمد طاہر ولد میاں محمد امیر صاحب قوم آرائیں پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹکڑا 58/3 کلیرہ کلاں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں - اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۷۲/- روپے ماہوار بصورت مربی الاؤنس مل رہے ہیں - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی - میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے - العبد محمود احمد طاہر مربی سلسلہ ٹکڑا 58/3 P/O کلیرہ کلاں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ - گواہ شد نمبر۱ نصیر احمد بدر ۱۲/۴۸ دارالعلوم وسطی ربوہ وصیت نمبر ۲۶۴۷۰ - گواہ شد نمبر۲ - طاہر منیر بھٹی مربی سلسلہ -

مسل نمبر ۲۷۶۹۹ :- میں سردار بی بی زوجہ چوہدری غلام علی صاحب قوم گل جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن چک ۲۸۷ ج ب ہلا ٹور P/O خاص ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے - (۱) حق مہر وصول شدہ ۳۲/- روپے (۲) زرعی زمین ۱۹ کنال مالیتی ۱۵۰،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں - اور مبلغ ۱۸۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی - اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی - اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی - میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے - الامۃ - سردار بی بی زوجہ غلام علی صاحب چک ۲۸۷ ج ب ہلا ٹور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ - گواہ شد نمبر۱ عنایت اللہ صدر جماعت احمدیہ چک ۲۸۷ ج ب - گواہ شد نمبر۲ - منیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ہلا ٹور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

چار سال سے آپکی خدمت میں پیش پیش

النور کوچنگ سنٹر

مڈل، میٹرک (سائنس و آرٹس) ایف - اے، ایف - ایس سی کے امتحانات کی تیاری کے لئے۔
۱- انفرادی توجہ، ۲- سپیشل کوچنگ، ۳- یقینی کامیابی
طلباء و طالبات کیلئے علیحدہ علیحدہ اوقات کار
طالبات کیلئے لیڈی ٹیچر (لیکچرار) کا انتظام ہے۔

برائے رابطہ
دفتر النور کوچنگ سنٹر (الفیض فلیٹس)
دوسری منزل ۴ تا ۷ بجے شام
دیگر اوقات میں رابطہ کیلئے
مکان نمبر ۷/۱۴ دارالصدر غربی حلقہ لطیف (ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ ناگویا جاپان

ورزشی مقابلہ جات

صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں مجلس خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ جاپان نے دیگر پروگراموں کے انعقاد کے ساتھ ساتھ ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے جس سے خدام میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کا موقعہ ملا ذیل میں اختصار کے ساتھ ان مقابلہ جات کا ذکر کیا جاتا ہے

۱۔ ۳۲ میل کراس کنٹری ریس جو ایک پہاڑ کے ایک طرف سے شروع کر کے پہاڑ کے دوسری جانب ختم ہوئی۔ سید طاہر احمد اوّل اور منصور رفیق احمد دوم رہے۔

۲۔ ۵۱ کلومیٹر سائیکل سفر جسمیں خدام نے حصہ لیا۔

۳۔ کلائی پکڑنے کا مقابلہ جسمیں مکرم ظفر احمد طاہر صاحب چیمپئن قرار پائے۔

۴۔ باؤلنگ کے مقابلوں میں مقصود احمد انجم صاحب (ٹوکیو) اوّل، حافظ محمد امجد عارف صاحب (ناگویا) دوم اور محمد عرفان انور صاحب سوم قرار پائے۔

۵۔ ٹیبل ٹینس کے مقابلوں میں مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ (ٹوکیو) اوّل، اطہر محمود صاحب (ناگویا) دوم اور ظفر احمد طاہر صاحب سوم قرار پائے۔

۶۔ بیڈمنٹن کے مقابلوں میں وسیم احمد صاحب (ناگویا) اوّل، ضیاء اللہ مبشر صاحب مربی سلسلہ (ٹوکیو) دوم اور اطہر محمود صاحب (ناگویا) سوم قرار پائے۔

۲۵ مارچ ۱۹۹۰ء کو شام پانچ بجے احمدیہ مشن ہاؤس ناگویا میں پروقار تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ صدارت مشنری انچارج مکرم مغفور احمد منیب صاحب نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد آپ نے صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات پر اجمالاً روشنی ڈالی بعد ازاں کامیابی حاصل کرنے والوں میں ٹرافیاں اور دیگر انعامات تقسیم کئے۔ احمدی بچوں کو اس موقعہ پر خصوصی میڈل دیئے گئے جن پر ہر بچے کا نام کندہ تھا۔ ایک گھنٹے کی یہ تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اعلان دارالقضاء

(مرزا نسیم احمد صاحب وغیرہ بابت ترکہ امۃ السلام بیگم صاحبہ)

مکرم مرزا نسیم احمد صاحب ابن مکرم مرزا رشید احمد صاحب سکنہ ۱۰۸-E، ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ امۃ السلام بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں۔ آپ کی ایک کوٹھی نمبر ۲۲/۲ واقع محلہ دارالصدر غربی ربوہ (بر قبہ چار کنال) مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کی جائے:-

۱۔ مکرم مرزا نسیم احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ " مرزا سلیم احمد صاحب "
۳۔ محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مرزا انور احمد صاحب (بیٹی)
۴۔ محترمہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الرابع) (بیٹی)
۵۔ محترمہ فوزیہ انیسہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم میجر بشیر احمد صاحب

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

"حقیقی رفعتیں عجز سے حاصل ہوتی ہیں"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

مجلس نابینا ربوہ کا سالانہ اجلاس

یہ اجلاس ۱۳ ستمبر ۱۹۹۰ء کو دارالضیافت میں منعقد ہوا۔ پہلے اجلاس میں جو سوا چار بجے سے پانچ بجے تک ہوا صرف نابینا حضرات نے شرکت کی۔ اس میں انتخاب عہدیداران عمل میں لایا گیا۔ دوسرا اجلاس پانچ بجے سے چھ بجے تک زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم منیر احمد صاحب (جائینٹ سیکرٹری) نے گذشتہ سال کی رپورٹ پیش کی۔ نیز آئندہ کا پروگرام بتایا۔

آخر میں صدر اجلاس صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ (سرپرست مجلس نابینا ربوہ) نے خطاب فرمایا۔ (دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستانی فوج نے پاک بھارت کنٹرول لائن پر کیل سیکٹر میں بھارتی فوج کا حملہ پسپا کر دیا اور بھارتی فوج بھاری تعداد میں لاشیں چھوڑ کر پسپا ہو گئی۔

○ صوبہ بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ نواب محمد اکبر بگٹی اپنے علاقے ڈیرہ بگتی سے بلوچستان اسمبلی کے بلا مقابلہ رکن منتخب ہو گئے۔

○ ملک بھر میں عید میلاد النبیؐ ۳ اکتوبر ۱۹۹۰ء بروز بدھ عقیدت اور احترام سے منائی جائے گی۔

○ کراچی شہر کے علاقہ لیاری میں اپریشن کلین اپ کے دوران رینجرز کا ایک جوان اور ایک نامعلوم شخص ہلاک ہو گیا۔ نیز ۸ افراد کے زخمی ہونے اور ۳ کلو ہیروئن برآمد ہونے کی بھی اطلاع ملی ہے۔

○ امریکہ نے پاکستان کی امداد میں ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی کمی کر دی ہے۔

○ پاکستان نے بیس کروڑ ڈالر کا قرض حاصل کرنے کیلئے مذاکرات کے دوران ایشیائی ترقیاتی بینک کی شرائط مسترد کر دیں۔

○ ایوان صنعت و تجارت لاہور کے صدر نے کہا ہے کہ خلیج کے بحران کے باعث پاکستان کی برآمدات میں ۴۰ کروڑ ڈالر کی کمی ہوئی ہے

غیر ملکی خبریں

○ پاکستان اور چین دفاع اور ایٹمی شعبہ میں تعاون بڑھانے پر متفق ہو گئے ہیں۔

○ بھارتی حکومت نے شورش زدہ صوبہ پنجاب میں اس سال ۱۰ نومبر سے قبل الیکشن نہ کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ بحر اوقیانوس کے ساحل پر بڑی تعداد میں پائی جانے والی مردہ ڈالفن مچھلیاں سائنس دانوں کے لئے تشویش کا باعث بن گئی ہیں۔

○ بھارتی ریاست کرناٹک میں ٹریفک کے دو مختلف حادثوں میں ۲۸ افراد ہلاک اور ۲۲ افراد زخمی ہو گئے۔

○ بھارت میں روزانہ ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ اخبارات فروخت ہوتے ہیں۔ جن میں بڑے بڑے اخبارات ہندوستان ٹائمز ٹریبیون۔ ٹائمز آف انڈیا۔ پیٹریاٹ۔ ہندو ایکسپریس شامل ہیں۔

○ گذشتہ ہفتے جنتادل کے کئی اجلاسوں کے بعد اڑیسہ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ملازمتوں کے کوٹے کیخلاف طلبہ کے بڑھتے ہوئے ہنگاموں کے باعث وی پی سنگھ کی مخلوط حکومت کو ایک سخت دھچکا لگا ہے۔

○ چین کے دارالحکومت بیجنگ میں گذشتہ روز گیارھویں ایشیائی کھیل ایک انتہائی شاندار اور رنگا رنگ تقریب کے ساتھ شروع ہو گئے۔

○ چین میں ہونیوالی ایشیائی کھیلوں کی رپورٹنگ کے لئے ۴۴ ملکوں سے ۲۲۵۸ صحافی پہنچ چکے ہیں ان میں سب سے زیادہ صحافی جاپان سے آئے ہیں۔

قدیمی، اوّلین، شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷
برانچیں
کراچی:- فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور:- D-1-3 گلشن راوی
ملتان:- چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین:- بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان:- فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ:- اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

پتہ